افضل الرسل ﷺ

مصنّف

سراج الملت حضرت پیر سید محمد حسین شاہ علی پوریؒ

(خلف الرشید حضرت امیر ملتؒ پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوریؒ)

قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں حضرت خاتم النبیین امام الانبیاء محمد مصطفٰے احمد مجتبٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کمالاتِ عالیہ اور خصائلِ حمیدہ کا بیان، آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جامع کمالاتِ انبیاء ہونے کا ذکر اور تمام انبیاء کرام اور رسولانِ محتشم علیہم السلام سے افضل ہونے کا تذکرہ۔

مصنف

سراج الملت حضرت پیر سید محمد حسین شاہ علی پوریؒ
(خلف الرشید حضرت امیرِ ملت پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوریؒ)

تدوینِ جدید

محمد صادق قصوری

۲۰۰۰ء

بار اوّل ــــــــ ایک ہزار

ہدیہ ــــــــ =80روپے

زیرِ اہتمام

محمد رضاء الدین صدیقی
نجابت علی تارڑ

☆

زاویہ

۸۔سی دربار مارکیٹ ○ لاہور
Ph (042) 7113553-7241517

(نوٹ)
اِس کتاب کے جملہ محاصل "زاویہ فاؤنڈیشن" کے علمی و تحقیقی مقاصد کے لیے وقف ہیں۔

فرمادی حالانکہ دنیا میں ہزاروں زبانیں بولی جاتی ہیں لیکن خالقِ کُل کو جس قدر عربی کے ساتھ خاص تعلق ہے کسی اور زبان کے ساتھ نہیں۔ اگر ہوتا تو ضرور اہلِ جنت کی وہی زبان مقرر ہوتی۔ اِذْ لَیْسَ فَلَیْسَ (جب ایسا نہیں ہے تو بس نہیں ہے)۔

۹۵۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ ”جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوجاتی ہے۔“

دوسری جگہ یہ الفاظ ہیں:

مَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ ”جس نے میرے وصال کے بعد میری زیارت کی گویا اس نے میری زندگی میں زیارت کی۔“

ایک تیسری حدیث میں یوں وارد ہے:

مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ۔ ”جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی پس تحقیق اس نے مجھ پر ظلم کیا۔“

یہ خصوصیت اور یہ مرتبہ بھی ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور کو نہیں بخشا گیا کہ قبر کی زیارت سے شفاعت واجب ہو اور قبر کی زیارت گویا اہلِ قبر کی زیارت متصور ہو اور زیارت نہ کرنے والا ظالم ثابت ہو، اگر کسی اور نبی کی شان میں ایسے الفاظ وارد ہوئے ہوں تو پیش کئے جائیں تاکہ معلوم ہو کر باعتبارِ مرتبت و منزلت سب مساوی ہیں یا مختلف۔

۹۶۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا اس امر کو واضح کر رہا ہے کہ نبوت کا ختم ہونا اس کے کمال کی نشانی ہے یعنی نبوت میں جن اوصافِ حسنہ و اخلاقِ حمیدہ

کی کمی رہ گئی تھی ان کو ہمارے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لاکر پورا کیا ہے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں :

بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ۔ "میں اس لیے مبعوث ہوا ہوں تاکہ مکارمِ اخلاق کو تکمیل تک پہنچاؤں"۔

معلوم ہوا کہ حضرات انبیاء کرام کی بعثت کے زمانہ میں مکارمِ اخلاق غیر مکمل رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لیے بھیجا گیا تاکہ آپ مکارمِ اخلاق کی کماحقہ تکمیل کریں۔

بعض حضرات علمائے کرام نے لکھا ہے کہ تکمیل مکارمِ اخلاق کا معنٰی یہ نہیں کہ جو اخلاقِ برگزیدہ باقی رہ گئے تھے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف اُن سے ہی موصوف تھے بلکہ مطلب یہ ہے کہ جن مکارمِ اخلاق کے تمام حضرات انبیائے کرام مالک تھے، اُن سب سے بمع بقیہ مکارمِ اخلاق، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مزیّن تھے ۔

جُدا جُدا تمام وصف جو انبیاء میں تھے
وہ سب کے سب جدِ شہِ کربلا میں تھے

قارئین حضرات! جن اوصافِ حمیدہ، اخلاقِ جمیلہ، شمائلِ حسنہ، خصائلِ برگزیدہ مکارمِ اخلاق سے انبیائے کرام خالی تھے وہ سب کے سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں پائے جاتے تھے اور آپ ہر طرح سے کامل و مکمل تھے۔ ختم نبوت کا یہی معنی ہے کہ نبوّت آپ کے ذریعے سے تکمیل کو پہنچ گئی۔ بعد از تکمیل کسی مصنوعی، جعلی، افتراء پرداز دجّال کا دعوٰی نبوت کرنا قرآن اور حدیث کا انکار ہے۔ اگر کوئی شخص ختم نبوت سے واقفیت رکھنے کے باوجود دعوئی نبوّت کرے تو اس کے کفر میں رائی برابر بھی شک نہیں ہے۔

۹۷۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ اُمّی لقب تھے لیکن جس قدر علومِ غیبیہ، اسرارِ خفیہ اور رموزِ خفیہ سے آپ واقف تھے، باقی حضرات انبیائے کرام نہیں تھے۔